حافظ محمد ابراہیم صاحب فانیؔ
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اشکِ خون!

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب قدس سرہ کی وفات پر

یا دکھاتا ہے کرشمے چرخِ گردوں ہائے ہائے — روز آتے ہیں غموں کے سیل و طوفاں ہائے ہائے
ن کی خاطر رونقِ دنیا و دیں باقی رہی — ہو گئیں وہ ہستیاں مٹی میں پنہاں ہائے ہائے
شیخ لاہوری کے وہ فرزند دلبند ارجمند — چل دیے ہیں جانبِ گورِ غریباں ہائے ہائے
پھلا پھولا تھا اسلاف کے آغوش میں — حضرتِ سندھی کے تھے وہ نورِ چشماں ہائے ہائے
ـگی کی وقف اپنی خدمتِ دیں کیلئے — کیوں نہ ہوں گے ان پہ ہم یوں اشک افشاں ہائے ہائے
ن کی خاطر کس قدر جھیلے مصائب آپ نے — ہو گئے تھے بارہا پابندِ زنداں ہائے ہائے
ـیت سے جو ٹکرایا ایوبی دور میں — حق پرستی سے ہوئے تھے خوں میں غلطاں ہائے ہائے
ـبر اندام رہتے ان سے ظالم حکمراں — اہلِ باطل اس سے تھے لرزاں و ترساں ہائے ہائے
پہ اس کی ہو ہر دم رحمتِ حق کا نزول — ہے خدایا یہ دعائے دلفگاراں ہائے ہائے

جن کی رحلت سے ہے اے فانیؔ فضا ساری اداس
کس قدر بے کیف ہے یہ رنگِ دوراں ہائے ہائے